

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اگر نمازی بے نجی میں پانچوں رکعت میں کھرا ہو جائے اور اسے حالت قیام میں ہی یاد آجائے کہ میں پانچوں میں کھرا ہوں تو یہ اسی وقت میٹھے جائے یا رجوع و سخود و میحر اجزائے رکعت ادا کر کے میٹھے پھر سلام پھیریں۔ حنفیہ کا (موقعت تو معلوم ہے کہ جیسے ہی یاد آجائے فوراً حالت تشدید میں واپس آجائے خواہ کسی حالت میں ہو برہ کرم اپنا واضح فتویٰ تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (محمد احراق سلفی، تفصیل تصدیل جنڈ ضلع لہٰج)

اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

اب الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

عبدالله بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھی تو آپ سے کہا گیا کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ آپ نے پانچ رکعات نماز پڑھی ہے پھر آپ نے سلام کے بعد دوسرو کے سجدے کئے۔ (صحیح البخاری، کتاب الصحو، باب اذا صلي خمسا 1226، صحیح مسلم، کتاب المساجد مواضع الصلاة، باب الحسنى الصلوة 572، ابو داؤد من حسن 390، تفسیل حنفیہ 1/423، 424)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ اس حدیث میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور حمودہ سلف و مختلف رحمۃ اللہ علیہ اس کے مذہب کی دلیل ہے کہ جس آدمی نے اپنی نماز میں بھول کر ایک رکعت زائد کر دی تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اس پر نماز کا اعادہ لازم ہے امام ابو حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اگرچہ تحریر رکعت میں تشدید میٹھا پھر پانچوں زائد کردی تو وہ ساتھ پڑھی رکعت ملکر انہیں جنت کر دے اور یہ دور کعت نفل ہو جائیں گی اس بنا پر کرتے ہوئے اس لئے کہ سلام واجب نہیں ہے اور ہر اس عمل کے ساتھ نمازے نکل سکتا ہے جو نماز کے منانی ہو اور ایک رکعت کلی نماز نہیں ہوتی اور اگرچہ تحریر رکعت میں تشدید کرنے کے بعد تشدید میٹھا واجب ہے جس کی ادائیگی اس نے نہیں کی یہاں تک کہ پانچوں کو کھرا ہو گیا۔ مذکورہ بالاحدیث ان تمام ہاتھ کو روکتی ہے اس لئے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں رکعت سے نہ واپس پہنچنے میں اور نہ ہی ساتھ ایک اور رکعت ملکر اسے جست کیا ہے۔

(شرح صحیح مسلم 5/55 مطبوعہ دارالتحفظ العلمیہ بیروت)

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل علم نے اس باب میں اختلاف کیا ہے اس حدیث کے خاہری معنی کے مطابق مذہبین کی ایک جماعت کا قول ہے جن میں سے علقہ، حسن بصری، عطا، نفی، زہری، مالک، او زاعی، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راهب یہ ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا ہے کہ اگر نمازی پڑھتی رکعت میں نہیں میٹھا تو مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ اعادہ کرے۔ امام ابو حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اگرچہ تحریر رکعت میں تشدید کرنے کے بعد تشدید میٹھا کیا تو اس کی نماز ظہر ممکن ہو گئی اور پانچوں رکعت نفل ہے وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملے پھر تشدید میٹھے اور سلام پھیر دے اور سو کے دو سجدے کر لے۔ تو اس کی نماز پوری ہو گئی امام خطابی فرماتے ہیں سنت کی پیروی اولیٰ ہے عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه کی اس حدیث کی سنداۃ عمرہ ہے کہ اہل کوفہ کے ہاں اس سے زیادہ عمرہ کوئی سنڈ نہیں۔ جو شخص ظاہر حدیث کی طرف گیا ہے تو یہ صورت اس سے خالی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتی رکعت میں تشدید کیا یا نہیں کیا۔

اگر آپ نے پڑھتی رکعت میں تشدید نہیں کیا تو آپ نے نماز نے سرے سے ادا نہیں کی بلکہ اس نماز کو شمار کیا اور سو کے دو سجدے کے بعد وہ صورت تو اس میں فاد و نزاہی داخل ہو جاتی ہے۔ (مزید تفصیل کلتے دیکھیں تفسیل الحوزی 2/426، 426 بیروت، نقل الاوطار ابواب سخواد سوس 569 طبعہ)

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بھول کر چار رکعات والی نماز میں پانچوں کا اضافہ کر میٹھے تو وہ سجدہ سو کر لے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے۔ اضافہ کا موقعت بے دلیل ہے۔

هذا عندی والله أعلم بالاصوات

تفصیل دملک

کتاب الصلوٰۃ، صفحہ: 127

محمد فتویٰ

